

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
 کاغذی ہے پیرہن ہر سپیکر تصویر کا
 کاؤ کا وسخت جاہنمائے تنہائی نہ پوچھ
 صبح کرنا شام کا، لانا ہے جوٹے شیر کا
 جذبہ بے اختیار شوق دیکھا چاہیے
 سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا
 آگہی دام شہیدان جس قدر چاہئے پھلے
 مدعا غنقا ہے اپنے عالم تقصیر کا
 بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا
 موٹے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
 ۱۔ لغات - نقش : لکھنا - نقش و نگار
 کرنا، بیل بوٹے بنانا، نشان، تعویذ، تصویر
 یہاں آخری معنی میں استعمال ہوا ہے۔
 کاغذی پیرہن : کاغذی لباس، جو
 زمانہ قدیم کے ایران میں دادخواہ پہن لیتے
 تھے۔ مرزا غالب نے لکھا ہے : ایران میں
 رسم ہے کہ دادخواہ کاغذ کے کپڑے پہن کر
 حاکم کے سامنے جاتا ہے، جیسے مشعل دن
 کو جلانا یا خون آلودہ کپڑا بالسن پر لٹکا کر
 لے جانا، شعرائے ایران کے کلام سے اس
 رسم کی تصدیق ہوتی ہے۔
 مشرح : خود مرزا اس شعر کی شرح
 کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "شاعر خیال کرتا
 ہے، نقش کس کی شوخی تحریر کا فریادی ہے
 کہ جو صورت تصویر ہے اس کا پیرہن کاغذی

ہے۔ یعنی ہستی اگرچہ مثل تصاویر اعتبار محض ہو، موجب رنج و ملال و آزار ہے۔"
 مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی وجود حقیقی یعنی خدا سے علیحدگی اور جدائی کا باعث
 ہوئی۔ جدائی سے پیشتر معرفت کی جو دولت و لذت حاصل تھی، وہ باقی نہ رہی۔ روحیں پیدا
 کی گئی تھیں اور ان سے پوچھا گیا تھا : الست بدکم کیا میں تمہارا پروردگار نہیں؟ تو
 سب کی فطرت سے ایک صدا بلند ہوئی یعنی بلیا، بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ دنیا
 کے بکھیروں سے سابقہ پڑا تو وجود حقیقی سے قرب کی یہ کیفیت بھی جلتی رہی اور بندگی کے اقرار
 کا حق بھی ادا نہ ہو سکا۔ اسی حالت درد و غم نے ہستی کو فریاد پر مجبور کر دیا۔ درد و غم کے دو سبب
 ہوئے : اول وجود حقیقی سے جدائی، دوم اس کے حکموں کی تعمیل میں کوتاہی۔ شاعر کہتا ہے کہ ہر